© rasailojaraid.com

ہیں اور پُرانی بھی۔ کیا ستم ہے کہ مار دھاڑ نہایت بہیمیت سے کی گئی؛ عورتوں اور بچوں کو درندوں کی طرح مارا گیا۔ عجیب حادثہ ہے کہ اسرائیل بھی فلسطینیوں کا دشمن ہے، لبنان کے فلانجی عیسائی بھی اور شیعہ عمل گروپ بھی۔ خدا نہ کرے مگر شاید فلسطینیوں کی اس بات پر گرفت ہوئی ہے کہ انہوں نے اسلامی نظریہ و کردار کا راستہ اختیار نہ کر کے مسلمانانِ عالم سے اپیل کرنے کے بجائے محض ایک مظلوم عرب قوم کے تصور سے پالیسیاں بنائیں۔ لیکن اس سے شیعہ عمل گروپ کی حرکتِ شنیع میں کوئی فرق نہیں آتا۔

اب شام کی سنیے:

۵۰ سیاسی قیدی جن میں ۱۵ فوجی افسر تھے، گذشتہ ۱۰ رجون کو شیخ مسکین نامی جیل خانے میں ہلاک کر دیئے گئے۔ سرکاری اعلان کے مطابق وہ جیل سے فرار ہونے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ حالانکہ حقیقتہً ان کو جیل والوں نے خود ایک میدان میں جمع کیا، پھر ان کو نشانہ تعذیب بنایا اور آخر میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ بریگیڈیئر جنرل نصیف جو "دمشق کے قسائی" کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ موقع پر اس خونی ڈرامے کے خود ڈائریکٹر تھے۔

ٹیونس میں اسلامی تحریک کے لیے ۴ سالہ دَورِ تشدّد ابھی پورا ہوا ہے۔ اب تحریک پھر اُبھر آئی ہے۔ جس کا مقصد ملک کے سیاسی و اجتماعی مسائل کو اسلام کے مطابق حل کرنا ہے۔ ۶ رجون ۱۹۸۱ء کو تحریک شروع ہوئی۔ اور اب ۶ رجون ۱۹۸۵ء کو پھر نمودار ہوئی ہے۔

راشد الغنوشی (رہا شدہ نوجوان لیڈر) کا کہنا ہے کہ اگر داخلی افتراق و تصادم اور پاور بلاکوں کی ریشہ دوانیوں سے بچنا ہے تو سوائے اسلام کے کوئی راہ فلاح نہیں۔ تحریک اسلامی کھلی اور جمہوری کشمکش چاہتی ہے، مگر غنوشی کی پارٹی کو اوّل روز سے الاتجاہ الاسلامی کے نام سے رجسٹرڈ نہیں کیا جا رہا۔ درآنحالیکہ ماسکو کی کمیونسٹ پارٹی کو کام کی اجازت حاصل ہے۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ ایک تو لفظ "اسلام" کو نام سے نکال دیا جائے، دوسرے مسجدوں میں کام نہ کیا جائے۔ محض غیر سیاسی کلچرل تنظیم کی حیثیت سے جماعت رجسٹرڈ کی جا سکتی ہے۔ ساری رکاوٹوں کے باوجود پارٹی عملاً (DE - FACTO) موجود ہے۔

ہم خیال طلبہ نے ایک کانفرنس گذشتہ اپریل میں طلب کی۔ اس میں ۱۵ ہزار طلبہ شریک ہوئے۔

© rasailojaraid.com